ہوئے بتایا کہ امریکہ اور برطانیہ میں یہودیوں کو پرسنل لاء میں جداگانہ تشخص دستوری طور پر حاصل ہے اور برطانیہ میں ایک عیسائی فرقہ کو بھی یہ حق دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسرائیل جیسے ملک میں مسلمانوں کے جداگانہ خاندانی قوانین اور شرعی عدالتیں موجود ہیں اس لیے اگر معقولیت کے ساتھ اپنا موقف پیش کر کے اس کے لیے جدوجہد کی جائے تو مغربی ممالک میں مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کرایا جا سکتا ہے۔

حافظ عبد الرشید ارشد نے کہا کہ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کرام اور دینی جماعتیں باہمی سر جوڑ کر بیٹھیں اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کا حل نکالیں مگر افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ جب ہم یہاں کے اخبارات کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ میں ہر طرف دینی جماعتوں کی ہی حکمرانی ہے لیکن مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کی طرف نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ اسی طرح حل طلب پڑے ہیں اور دینی جماعتوں اور علماء کرام کی اس طرف کوئی توجہ نظر نہیں آتی۔ اس لیے علماء کرام اور دینی جماعتوں کی قیادت کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

بھارت کے معروف معاشی دانش ور ظفر بھائی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ورلڈ اسلامک فورم اور دیگر اجتماعی اداروں کو اپنی توجہات صرف ایک مسئلہ پر مرکوز نہیں رکھنی چاہئیں بلکہ تمام مسائل کو سامنے رکھ کر جدوجہد کی ترجیحات طے کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر معاشی معاملات کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی معاشرہ میں ہمیں خاندانی نظام کے حوالہ سے جو پریشان کن مسائل درپیش ہیں، ان میں سے اکثر مسائل پرسنل لاء میں جداگانہ تشخص کی بحالی کے ساتھ خود بخود حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم نے اس سلسلہ میں جدوجہد کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور دیگر جماعتوں اور اداروں سے رابطہ کے بعد مسلم پرسنل لاء کے لیے مشترکہ جدوجہد کے لیے مربوط اور منظم لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا" ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا محمد یعقوب قاسمی کی تصانیف کا افتتاح

برطانیہ میں مقیم ممتاز عالم دین اور مصنف مولانا محمد یعقوب قاسمی کی دو تصانیف "اسلامک لاء نکاح وطلاق" اور "اجتماعی ختم قرآن کی شرعی حیثیت) کی تقریب افتتاح گزشتہ روز کشمیر ویلفیئر سوسائٹی باٹلی کے ہال میں منعقد ہوئی جس سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد یعقوب قاسمی، مولانا مفتی محمد زبیر، مولانا محمد ایوب سورتی، مولانا اعجاز احمد، مولانا محمد قاسم، حاجی غلام رسول اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو علماء مغربی معاشرہ میں تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلامی علمات کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں، ان کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ اس موقع پر بتایا گیا کہ "اسلامک لاء نکاح وطلاق" میں نکاح وطلاق سے متعلق مسائل کی انگلش میں وضاحت کی گئی ہے اور خاص طور پر مغربی معاشرہ میں مقیم مسلمانوں کے مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جلسہ کی صدارت بزرگ عالم دین مولانا قاری بندۂ الٰہی نے کی۔

صحابہ کرام کی پیروی ضروری ہے

تحریک خلافت پاکستان کے راہنما مولانا قاری خبیب احمد عمر جہلمی نے برطانیہ میں بریڈ فورڈ، ایڈنبرا، لندن، ریڈنگ، مانچسٹر، برمنگھم اور دیگر مقامات پر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ نئی نسل کو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حالات وواقعات اور زندگیوں سے متعارف کرانے کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے لیے قیامت تک راہنمائی کا وہی سب سے بڑا معیار ہیں۔ انہوں نے مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان خاندانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی اولاد کو عقائد اور روایات کے حوالہ سے اسلامی آداب سے روشناس کرائیں کیونکہ اس کے سوا وہ اپنے دین اور ملت سے وابستہ نہیں رہ سکیں گے۔

جامعہ الہدیٰ نوٹنگھم کی سالانہ تقریب

جامعہ الہدیٰ فارسٹ ہاؤس نوٹنگھم برطانیہ میں ۲۴ جولائی ۹۹ء کو انعامات اور اسناد کی تقسیم کی سالانہ تقریب ہوئی جس کی صدارت مدنی ٹرسٹ کے چیئرمین ڈاکٹر اختر الزمان غوری نے کی جبکہ پاکستان کے ممتاز دانش ور، مصنف اور ماہنامہ الرشید لاہور کے ایڈیٹر حافظ عبد الرشید ارشد بطور خصوصی شریک ہوئے اور دیگر شرکاء میں مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد عیسیٰ منصوری، مفتی فخر الدین عثمانی آف گوجرانوالہ، مولانا کریم اللہ خان اور مولانا فضل رحیم بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ تقریب سے صدر اجلاس اور مہمان خصوصی کے علاوہ جامعہ الہدیٰ کے پرنسپل مولانا رضاء الحق سیاکھوی اور اسلامک ہوم سٹڈی کورس کے ڈائریکٹر مولانا اورنگ زیب خان نے خطاب کیا اور اس موقع پر سالانہ امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کرنے کے علاوہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی کلاس کی فاضلات کو اسناد دی گئیں۔ یہ کلاس سولہ سال سے زائد عمر کی طالبات پر مشتمل ہے جس نے "عالمہ" کا دو سالہ کورس مکمل کیا ہے جبکہ ۱۱ سال سے زائد عمر کی طالبات کی کلاس سات سالہ کورس کے تین سال مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو رہی ہے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی حافظ عبد الرشید ارشد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں جامعہ کا نظام اور ماحول دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اور یہ امید قائم ہو گئی ہے کہ مغربی ممالک میں نئی نسل کی صحیح تعلیم و تربیت کے لیے آج کے دور کی ضروریات اور تقاضوں کو سامنے رکھ کر کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ تقریب میں طالبات کے والدین کے علاوہ معززین شہر کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی اور شرکاء نے جامعہ کے مختلف شعبوں کے معاینہ کر کے مسرت کا اظہار کیا۔